عورتیں بھی جائیں:

حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کے عید گاہ جانے پر بھی زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ کسی عورت نے نماز نہ بھی پڑھنی ہو تو بھی جائے۔ صرف خطبہ سن لے اور اجتماعی دعا میں شامل ہو جائے۔ لیکن عورتوں کو سادہ لباس پہن کر جانا چاہئے۔ بھڑ کیلے لباس سے قطعاً پرہیز کرنا چاہئے۔ پاؤں کے جوتے بھی سادہ ہوں۔ خوشبو لگا کر ہرگز نہ جائیں۔

نماز کا وقت اور جگہ:

طلوع آفتاب سے قبل زوال تک نماز عید کا وقت ہے۔ لیکن اول وقت میں ادا کرنا بہتر ہے۔ نماز شہر سے باہر کھلے میدان میں ادا کرنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے صرف بارش کے موقع پر مسجد میں نماز عید ادا کی ہے۔ عید گاہ میں منبر نہیں ہونا چاہئے۔

اذان اور اقامت:

آنحضرت ﷺ نے نماز عید کیلئے کبھی اذان و اقامت نہیں کہلوائی۔ (بخاری)

نماز کا طریقہ:

عید کی نماز دو رکعت ہے اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ 12 تکبیریں ہیں۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ قرأت سے پہلے کہنی چاہئیں۔

پہلے نماز پھر خطبہ:

عید گاہ جا کر امام پہلے نماز ادا کروائے پھر خطبہ دے۔ آنحضرت ﷺ اور خلفاء راشدین کا یہی دستور رہا ہے۔

سورتیں:

آنحضرت ﷺ سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیۃ، بعض اوقات پہلی میں سورۃ ق اور دوسری میں سورۃ القمر اور اسی طرح بعض دفعہ پہلی میں سورۃ الانبیاء اور دوسری میں سورۃ الشمس پڑھا کرتے تھے۔

نفلی نماز نہیں:

عید کے دن نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی نفلی نماز نہیں ہے۔

خطبہ عید:

امام مالکؒ فرماتے ہیں لا ینصرف حتیٰ ینصرف الامام (موطا)

یعنی خطبہ عید سنے بغیر کوئی آدمی عید گاہ سے نہ جائے۔

مبارکباد:

عید کے روز صحابہ کرام آپس میں ملتے تو یہ کہتے: تقبل اللہ منا و منک (فتح الباری)

یعنی اللہ تعالیٰ ہم، تم سب سے قبول فرمائے۔

نماز کی قضاء:

اگر عید کی نماز رہ جائے تو دوسری نمازوں کی طرح اس کی قضا دی جاسکتی ہے۔ (بخاری)

عید کے بعد چھ روزے:

حضرت ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لئے اس کو سال بھر کے روزوں کا ثواب ہے۔

اعلان حق

اگر قیامت کا آنا حق ہے اور یہ جھوٹ نہیں کہ خدا کا وجود ہے تو مسلمانان عالم کے پاس اس وقت کیا جواب ہوگا۔ جب قیامت کے دن پوچھا جائے گا کہ تم کروڑوں کی تعداد میں زندہ و سلامت موجود تھے تمہارے جسموں سے روح کھینچ لی گئی تھی۔ تمہاری قوتوں کو سلب نہیں کر لیا گیا تھا۔ تمہارے کان بہرے نہ تھے، نہ ہاتھ کٹے ہوئے اور پاؤں لنگڑے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ تمہارے سامنے بھائیوں کی گردنوں پر دشمن کی تلواریں چل گئیں۔ وطن سے بے وطن اور گھر سے بے گھر ہو گئے۔ اسلام کی آبادیاں غیروں کے قبضہ و تسلط سے پامال ہو گئیں۔ پر نہ تو تمہارے دلوں میں جنبش ہوئی نہ تمہارے قدموں میں حرکت ہوئی نہ تمہاری آنکھوں نے محبت و ماتم کا ایک آنسو بخشا اور تمہارے خزانوں پر سے بخل و سرپرستی کے قفل ٹوٹے؟ تم نے چین و آرام کے بستروں پر لیٹ کر بربادی ملت اور پامائی اسلام کا یہ خونیں تماشہ دیکھا اور بے درد تماشائی کی طرح بے حس و حرکت تکتے رہتے۔ جو سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر ڈوبتے ہوئے جہازوں اور بہتی ہوئی لاشوں کا نظارہ کر رہا ہو۔ (ابوالکلام آزاد)

علم کیا ہے؟

قاری عبدالرزاق ظہیر

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (سورۃ فاطر)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔

علم کی ضرورت اور اسکی اہمیت وفضیلت سے کوئی عقلمند انکار نہیں کرسکتا اور اس کے مقام ومرتبہ پر قرآن وحدیث شاھد ہے۔ رب قدس اپنے کلام مجید کے اندر فرماتے ہیں۔

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات. (سورۃ المجادلۃ)

''جولوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم ملا (دین کے عالم) اللہ تعالیٰ ان کے درجے (دنیا و آخرت میں) بلند کرے گا۔

نبی فرماتے ہیں۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم. (مشکوٰۃ)

کہ عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے ہم علم کی اہمیت کا اندازہ لگاسکتے ہیں کہ عام آدمی تو کجا عابد اور عالم کے مقام میں بھی زمین وآسمان کا فرق ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک لوگ روٹی اور پانی سے بھی پہلے علم کے محتاج ہیں۔

علم کی ضرورت امام احمد بن حنبلؒ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ کہ الناس محتاجون الی العلم قبل الخبز والماء لان العلم یحتاج الیہ الانسان فی کل ساعۃ والخبز والماء فی یوم مرۃ اور مرتین.

''کہ لوگ روٹی اور پانی سے بھی قبل علم کے محتاج ہیں کیونکہ انسان علم کا ہر گھڑی محتاج ہوتا ہے جبکہ روٹی اور پانی کی دن میں ایک یا دوبار ضرورت پڑتی ہے۔'' غور فرمائیے امام صاحب کے نزدیک علم کی اہمیت روٹی اور پانی سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

لوگ روٹی اور پانی سے بھی قبل علم کے محتاج ہیں کیونکہ انسان علم کا ہر گھڑی محتاج ہوتا ہے جبکہ روٹی اور پانی کی دن میں ایک یا دوبار ضرورت پڑتی ہے۔'' غور فرمائیے امام صاحب کے نزدیک علم کی اہمیت روٹی اور پانی سے بھی کہیں زیادہ ہے

اب سوال یہ ہے کہ علم کیا ہے اور کونسے علم کے متعلق یہ فضیلت ہے۔

علماء کے نزدیک علم کی فضیلت:

علماء نے علم کی تعریف یہ کی ہے کہ علم یقین اور ظہور کا نام ہے اب جس آدمی کو اللہ کی صفات کا علم ہوگا اس کی قدرت اور طاقت کو جانتا ہوگا۔ تو ضرور اس کے دل میں اللہ کی خشیت ہوگی کیونکہ آدمی کو جس بات کا یقین ہوتا ہے اس کو کر گزرتا ہے۔ اب اگر کسی کو اللہ قرآن اور نبی ﷺ پر یقین ہوگا تو وہ اس پر عمل بھی کریگا اگر عمل نہ کرے تو گویا اس کو یقین نہیں۔ جب یقین نہیں تو وہ عالم بھی نہیں۔ حقیقی عالم کو اپنے علم پر یقین ہوتا ہے پھر وہ ہر وقت خوف خدا سے لرزتا رہتا ہے۔

میں نے جو آیت شروع میں نقل کی ہے سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں یعنی جو شخص اللہ کی صفات سے جتنا زیادہ ناواقف ہوگا وہ اس سے اتنا ہی بے خوف ہوگا اور اس کے برعکس جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کے علم اس کی حکمت اس کی قہاری و جباری اور اسکی دوسری صفات کی جتنی معرفت حاصل ہوگی اتنا ہی وہ اس کی نافرمانی سے خوف کھائے گا۔ پس درحقیقت اس آیت میں علم سے مراد فلسفہ وسائنس اور تاریخ و ریاضی وغیرہ کے درسی علوم نہیں ہیں۔ بلکہ صفات الٰہی کا علم ہے کہ۔

علوم دنیوی کے بحر میں غوطے لگانے سے
زبان گو صاف ہوجاتی ہے دل طاہر نہیں ہوتا
حضور قلب اگر حاصل نہیں تجھ کو تو تعجب کیا
خدا جب دل سے غائب ہو تو دل حاضر نہیں ہوتا

تو معلوم یہ ہوا کہ جس کے دل کے اندر خشیت الٰہی نہیں ظاہری طور پر وہ جتنا بھی پڑھا لکھا ہو شرعاً وہ عالم نہیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔

لیس العلم عن کثرۃ الحدیث ولکن العلم عن کثرۃ الخشیۃ